

## 223005-چچے مغربی ممالک میں گوشت کا حکم

سوال

سوال : میں نے مشنک گوشت سے متعلقہ تمام سوالات پڑھے ہیں، لیکن مجھے ان واقعیتی ختنے کے متعلق جواب نہیں ملا جو ہمیں جرمی میں درپیش ہیں، یہاں کے لوگ اہل کتاب میں شمار کیے جاتے ہیں، لیکن ان کے ہاں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھلی کا جھٹکا دیا جاتا ہے، دوسرا جانب یہاں مقیم ترکی کے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے جانوروں کا گوشت حلال ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ذکر کیا تھا کہ اہل کتاب اور مسلمانوں کے ذبح کرنے کے طریقہ کے بارے میں سوال کرنا ہی درست نہیں ہے۔

تو یہاں جرمی کی گوشت کی دکانوں سے گوشت خریدیں یا ترک باشندوں سے لیں؛ یا پھر ہمیں گوشت کے حلال ہونے کے متعلق سوال کر کے اطمینان کرنا پڑے گا؛ لیکن یہ معاملہ بہت ہی مشکل ہے۔

میں نے شیخ سعدی رحمہ اللہ کی کتاب القواعد الفقهیہ میں پڑھا ہے کہ : "گوشت کے بارے میں اصل حرمت ہے" تواب ہم شیخ سعدی اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ کی بات میں تطبیق کیسے دے سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

سب سے پہلے ہمیں جانوروں کے ذبح کرنے سے متعلق شرعی قاعدے کو سمجھ لینا چاہیے، جس میں ہے کہ جانوروں کے گوشت سے متعلق اصل یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔

چنانچہ شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کے تھے ہیں :

"گوشت کے متعلق اصل حرمت ہے، یہاں تک کہ گوشت کے حلال ہونے کی دلیل ہمیں مل جائے چنانچہ اگر کسی جانور کے بارے میں دو وجہات سامنے آئیں ایک سے حلال ہونا ثابت ہو اور دوسرے سے حرام ہونا ثابت ہو تو دوسرے کو ترجیح دیکر اس کے گوشت کو حرام قرار دیں گے" انتہی  
"رسالۃ القواعد الفقهیہ" (29)

یہ اصول شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ سے پہلے بہت سے اہل علم نے بیان کیا ہے، اس کلیئے دیکھیں : "إحکام الأحكام" از: ابن دقیق العید (2/286) اور "فتاویٰ کبریٰ" از: ابن تیمیہ (3/110)

اس فقیقی قاعدے کی دلیل عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شکار میں سے کیا چیز حلال ہے اور کیا چیز حرام ہے، کے متعلق سمجھایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا : (جب تم اپنا کتے پر بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو، اور کتا شکار پکڑ کر شکار کو قتل کر دے تو اسے کھاؤ، اور اگر پکڑ کر خود کھانا شروع کر دے تو پھر مت کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا ہے، اور اگر تمہارا کتا دیکھ کر کتوں کیسا تھمل کر شکار کرے جنہیں بسم اللہ پڑھ کر نہیں چھوڑا گیا تو پھر شکار کو مت کھانا کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس نے اس شکار کو قتل کیا ہے اور اگر تم تیر سے شکار کرو اور وہ شکار تمہیں ایک یادو دن کے بعد صرف تمہارے تیر کے نشانات کیسا تھملے تو اسے کھاؤ، اور اگر پانی میں گرا ہو تو پھر تم اسے مت کھاؤ)

بخاری : (5475) مسلم : (1929)

ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :  
 "پوکہ جانوروں کے بارے میں اصل یہ ہے کہ وہ حرام ہیں، اور حلال ہونے کی شرائط کے بارے میں ابہام ہو کہ کیا حلال ہونے کی شرط پائی گئی ہے یا نہیں؟ تو شکار کیا ہوا جانور اپنی اصل پرباقی رہے گا، یعنی حرام متصور ہو گا۔" انتہی  
 "اعلام الموقعین" (1) (340/1)

لیکن شریعت میں کچھ ایسے شواہد موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہونے کا حکم زائل کرنے کیلئے یقینی امور ضروری نہیں ہیں، بلکہ ظاہر اور ظن غالب ہی کافی ہے، چنانچہ شکار اور ذبح کرنے کی صلاحیت رکھنے والے کی طرف سے شکار یا ذبح کرنا ظاہری طور پر درست ہے، اس لیے کسی کمزور احتمال کی جانب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، تاہم اگر کوئی ایسا یقینی امر سامنے آجائے جو شرعی طور پر ذبح ہونے کی علامت ہو تو یہ افضل ہے۔

ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
 "شکار کے بارے میں ابو علیہ خشنی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بات کی متقاضی ہے کہ ظن غالب کے ذریعے ترجیح دی جائے، کیونکہ شواہد کی بنا پر قائم ہونے والا ظن غالب اصل کو بنیاد بنا کرے قائم کیے جانے والے ظن غالب سے زیادہ برتر ہے" انتہی  
 "إحکام الأحكام" (2) (286/2)

اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ : "لوگ بنی اسرائیل علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا : ہمارے پاس کچھ لوگ دیہات سے گوشت لیکر آتے ہیں، اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اس پر ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام بیا گیا ہے یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : (تم اللہ کا نام اس پر لیکر کھالو) عائشہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے بارے میں مزید بتلتی ہیں کہ یہ لوگ ابھی نو مسلم تھے۔"

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :  
 "اس حدیث سے یہ انداز کیا جاسکتا ہے کہ مسلم بازاروں میں پایا جانا والا گوشت حلال متصور ہو گا، اسی طرح جنہیں دیہاتوں میں رہنے والے مسلمان ذبح کریں وہ بھی حلال ہو گا؛ کیونکہ عام طور پر یہی ہے کہ سب مسلمانوں کو کم بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کا تعلم ہوتا ہے، اسی بات کو ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ٹھوس الفاظ میں ذکر کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں : "اس حدیث میں یہ بات ہے کہ مسلمان کے ذیجے کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ اس نے بسم اللہ پڑھ کر ہی ذبح کیا ہے؛ کیونکہ مسلمان کے بارے میں جب تک غلط قسم کے شواہد نہ ہوں تو اس وقت تک اس کے بارے میں ہر طرح اچاگمان ہی رکھا جائے گا" انتہی  
 "فتح الباری" (9) (786/9)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ سعدی اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی بات میں - ان شاء اللہ - کوئی تعارض نہیں ہے: لہذا جس وقت شیخ سعدی رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے کہ گوشت کے بارے میں اصل حرمت ہی ہے، ان کا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہر ایسا گوشت جس کے بارے میں ہمیں یقین نہ ہو وہ تمام گوشت حرام ہیں، بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ ظاہری طور پر یا ظن غالب کے مطابق اگر یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جانور کو شرعی طور پر صحیح انداز سے ذبح کیا گیا تھا تو اسے حلال ہی متصور کیا جائے گا۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی گفتگو کا مطلب یہ ہے کہ : شکار اور ذبح کرنے کی صلاحیت رکھنے والے کی طرف سے شکار یا ذبح کرنا ظاہری طور پر درست ہے؛ چونکہ مسلمان شرعی طور پر جانور ذبح کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اگر وہ کسی جانور کو ذبح کرے تو ظاہری طور پر اسے درست و صحیح سمجھا جائے گا، لہذا اس سے ذبح کرنے کی کیفیت اور بسم اللہ پڑھنے کے متعلق استفسار نہیں کیے جائیں گے، اس کیلئے ظاہری حالت پر اعتماد ہی کافی ہے، نیز علمائے کرام سے ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن میں ظاہری حالت کو دیکھ کر حرمت اصلیہ کو كالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اور یہی بات اہل کتاب کے ذیحے کے بارے میں بھی کہی جائے گی۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تمام اہل علم کا جماعت ہے کہ قصاب یاد کاندھ کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے گوشت کے حلال ہونے کے بارے میں سوال کیے بغیر ان سے گوشت خریدنا جائز ہے، چاہے قصاب یہودی، عیسائی یا فاسق و فاجر شخص ہی کیوں نہ ہو، ہم اس کی بات پر اعتماد کریں گے اور حلال ہونے کے اسباب کے بارے میں استفسار نہیں کریں گے" انتہی "اعلام المؤمن" (181/2)

مزید کیلئے دیکھیں : "الأشاہ والنظائر" از: سیوطی (140)

نیز آپ سوال نمبر : (20805) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ :

"ہمارے ہاں مرغی سمیت دیگر منجد گوشت بیرون ملک سے آتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟"  
تو انہوں نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا:

"اہل کتاب اور یہودیوں کی طرف سے آنے والے گوشت کے بارے میں اصل یہی ہے کہ وہ حلال میں، بالکل اسی طرح جیسے ہمارے پاس اسلامی ممالک سے گوشت آتا ہے اس کے بارے میں بھی اصل حکم یہی ہے کہ وہ بھی حلال ہے، اگرچہ ہمیں ان کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ انہوں نے کیسے ان جانوروں کو ذبح کیا ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ انہوں نے اللہ کا نام یا اتحاد یا نہیں، کیونکہ اصل تو یہی ہے کہ ذبح کرنے والوں نے صحیح طریقے سے ہی ذبح کیا ہے، اور اس اصل کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جاسکتا جب تک اس سے مقاصد ٹھوس شوابد نہ مل جائیں، اس اصل کی دلیل صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ : "لوگ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہمارے پاس کچھ لوگ دیبات سے گوشت لیکر آتے ہیں، اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اس پر ذبح کرنے ہوئے اللہ کا نام یا گیا ہے یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: (تم اللہ کا نام اس پر لیکر کھالو) عائشہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے بارے میں مزید بتلاتی ہیں کہ یہ لوگ ابھی نو مسلم تھے"

اب اس حدیث کے مطابق اگر کوئی چیز کسی ماہر نے بنائی ہو تو ہمیں اس کے بارے میں یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا اس نے اسے صحیح انداز میں بنایا ہے یا نہیں؟ بالکل اسی طرح اہل کتاب کی طرف سے آنے والے گوشت کے بارے میں بھی ہم یہی کہیں گے کہ اہل کتاب کا ذبح حلال ہے، اور ہمیں ان کے ذبح کرنے کے طریقے کے بارے میں جھوٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اگر یہ واضح ہو جائے کہ درآمد شدہ گوشت صحیح انداز سے ذبح شدہ نہیں ہیں تو ہم اسے نہیں کہانیں گے؛ کیونکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : (دانست اور ناخن کے علاوہ کوئی بھی چیز خون بسادے اور جانور پر اللہ کا نام یا گیا ہو تو اسے کھالو، دانت ہڈی ہے، اور ناخن جبیشوں کی ہجھری ہے)

کسی انسان کو بھی شدت پسند نہیں بننا چاہیے اور ایسی چیزوں کے بارے میں تحقیق کرتا پھرے جن کے بارے میں تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، لیکن اگر اسے کسی چیز کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ یہاں خرابی ہے، اور پھر یقین بھی کر لے تو ایسی صورت میں اس سے بچنا لازمی ہے۔

چنانچہ اگر دل میں شکوک و شبہات ہوں کہ جانور کو صحیح انداز میں ذبح کیا گیا ہے یا نہیں؟

تو اس بارے میں ہمارے پاس دوراستہ ہیں : پھلا راستہ یہ ہے کہ : اس گوشت کو صحیح سمجھے، اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ : پرہیز کرے، چنانچہ اگر انسان پرہیز کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کھایتا ہے تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔"

"نور علی الدرب" ابن عثیمین (20/2) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

دوم :

اگر صحیح انداز سے ذبح نہ ہونے کو تقویت دینے والے شواہد اور قرآن موجود ہوں، مثال کے طور پر : ذبح خانے کے علاقے میں بے دین یعنی، یا اہل کتاب کے علاوہ دیگر غیر مسلم رہتے ہوں، یا سلاطین ہاؤسز کے بارے میں مشورہ ہو کہ وہ ذبح کرتے ہی نہیں ہیں، بلکہ جوٹ مار کر یا قتل کر کے گوشت بنایا جاتا ہے، یا اس علاقے میں جانور بھری سے ذبح کرنے پر پابندی ہو تو ایسی صورت میں ایسے علاقوں کا گوشت حرام ہو گا، کیونکہ یہاں پر قوی اور ٹھوس قرآن موجود ہیں جو کہ ظاہری اعتبار کو ختم کرنے کیلئے کافی ہیں۔

بلکہ کچھ علاقوں میں تو ایسا بھی ہے جہاں ذبح کرنے پر پابندی ہے وہاں پر مسلمانوں کو جانوروں کے حقوق کا تحفظ کرنے والی تنظیموں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے !!

محترم بھائی! اگر آپ کے پاس شرعی طور پر جانور کے ذبح نہ ہونے کے قرآن موجود ہوں، اور آپ کے ذہن میں غالب گمان یہ بن جائے کہ کسی مخصوص ملک، یا کمپنی، یا دکان کا گوشت صحیح انداز سے ذبح نہیں ہوتا تو آپ ایسا گوشت نہ کھائیں اور نہ ہی خریدیں۔

اور اگر آپ کیلئے معاملہ واضح نہیں ہے، نیز خالق جانا بھی مشکل ہے تو پھر آپ یہ گوشت خریدیں اور کھائیں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ہو گا، جیسے کہ پہلے فقیح اکیڈمی کی قرارداد پہلے گزر چکی ہے۔

غیر مسلم ممالک میں وزٹ ویزے پر جانے والے یا وہاں پر مقيم مسلمان اہل کتاب کا ایسا ذیہ کھا سکتے ہیں جو شرعی طور پر کھانا درست ہو، لیکن کھانے سے پہلے یہ اطمینان کر لیں کہ اس میں کوئی حرام عنصر شامل نہیں ہے، تاہم اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اہل کتاب نے اس گوشت کو شرعی طور پر ذبح کر کے نہیں بنایا تو پھر آپ یہ گوشت مت کھائیں۔ انتہی

آپ مزید معلومات کیلئے اپنے علاقے کے اسلامی مرکزوں سے تعاون لے سکتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس ذبح خانوں اور سلاطین ہاؤسز کے بارے میں قوانین اور ان کے حالات کے متعلق خبر ہو۔

اسی طرح آپ ان سوالات کے جوابات بھی دیکھیں : (10339)، (11609)، (12569) اور (82444)

سوم :

ذبح کرنے سے پہلے جانور کو بخلی کا جھٹکا لگانا سنگین معاملہ ہے، اس وجہ سے ذبح شدہ جانور کے بارے میں ٹھوس شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں؛ کیونکہ عام طور پر بکلی کے جھٹکوں سے جانور ذبح ہونے سے قبل ہی مر جاتا ہے، اور ایسی صورت میں جانور مدار ہو گا، مرنے کے بعد گردن سے کاشا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اسی لیے "اسلامی فقیح اکیڈمی" کی قراردادوں میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ :

آ۔ اصل یہی ہے کہ جانور کو بیووش کیلئے بغیر ہی ذبح کیا جائے؛ کیونکہ اسلامی شرائع و آداب کے مطابق جانور کو ذبح کرنا ہی جانور کی ساتھ رحمت، اور احسان ہے، بلکہ اس طرح جانور کو کم سے کم تکفیف ہوتی ہے۔

اس لیے مذکون کی انتظامیہ کو بڑے جانور ذبح کرنے کے آلات میں مزید بستری لانی چاہیے، تاکہ ذبح کرنے کا مقصد مکمل طور پر حاصل ہو۔

ب- اس پیرے کی شق (ا) میں ذکر شدہ چیزوں کا خیال رکھتے ہوئے یہ قرار طے پایا ہے کہ "بیوش کرنے کے بعد ذبح کیے جانے والے جانور شرعی طور پر حلال ہیں بشرطہ ان میں تمام فنی شرائط پائی جائیں جن سے یہ اطمینان حاصل ہو جائے کہ ذبح کرنے سے پہلے جانور کی موت واقع نہ ہوئی ہو، موجودہ حالات میں ماہرین نے درج ذیل امور کو لازمی قرار دیا ہے :

1- برقی روکے منفی اور ثبت راؤ کو دائیں اور بائیں کپٹی پر لگایا جائے یا پیشانی اور سر کی پچھلی جانب یعنی گدی پر لگایا جائے۔

2- ولیج 100 سے 400 وولٹ کے درمیان ہو۔

3- برقی روکی شدت (0.75 سے 1) ایمپیئر تک بکری کیلئے ہو، اور گائے وغیرہ کیلئے (2 سے 2.5) ایمپیئر تک ہو۔

4- بھلی کا جھٹکا 3 سے 6 سینٹ تک دیا جائے۔

ت- جس جانور کو ذبح کرنا مقصود ہے اسے (Captive Bolt Pistol) [ایک پستول جس میں سے ایک لوہے کا نوک دار مچ نکل کر جانور کے دماغ میں لختا ہے اور بیوش ہو جاتا ہے، چنانچہ 3 سے 4 منٹ تک جانور ذبح نہ کیا جائے تو وہ مر جائے گا] کے ذریعے یاد مگر کھاڑی اور ہتھوڑی مار کریا، یا کسی کے ذریعے بیوش کرنا جائز نہیں ہے، جیسے کہ عام طور پر انگریزانی ذراائع کو استعمال کرتے ہوئے جانور بیوش کرتے ہیں۔

ث- مرغیوں کو بھلی کے جھٹکوں سے بیوش کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ عین مشاہدے میں آیا ہے کہ اس طرح کافی تعداد میں مرغیاں ذبح ہونے سے پہلے ہی مر جاتی ہیں۔

ج- کاربن ڈائی آکسائید کو ہوا یا آسیج کے ساتھ ملا کر، یا جپٹی گولی والی پستول [non-penetrating boltgun] استعمال کر کے جانور بیوش کرنا اور پھر اسے ذبح کرنا ایسے جانور کا گوشت حلال ہے، بشرطہ اس پستول کو بھی ایسے انداز سے استعمال کیا جائے جس سے جانور کی موت ذبح کرنے سے پہلے واقع نہ ہو" انتہی  
قرارداد نمبر: 101/3/اجلاس نمبر: 10

چارم :

ایسے ذبح خانے جن کے بارے میں شکوک و شبہات ہوں تو اگر ان کا ادارہ ذبح کرنے سے کتراتے اور مذکون کی تحرانی کرنے والی اسلامی تنظیموں کو جائزے کی اجازت نہ دی جائے تو ایسی صورت میں ان کا گوشت بالکل بھی استعمال نہ کیا جائے، کیونکہ یہاں پر ان کے بارے میں بیان کیے جانے والے طریقے کے متعدد شکوک و شبہات مزید تقویت حاصل کر جاتے ہیں۔

چنانچہ "الموسوعۃ الفقیریۃ" (199/26) میں ہے کہ :

"ابن جزی کہتے ہیں : اگر جانور کو ذبح کرنے والا اہل کتاب کا فرد معلوم نہ ہو سکے، اور ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ جانور کو صحیح انداز سے ذبح ہی کرتا ہے، تو ہم اسے کھائیں گے، اور اگر ہمیں یہ معلوم ہو کہ وہ انداز کے عساکروں کی طرح مردار بھی حلال سمجھتے ہیں، یا ہمیں ان کے بارے میں کوئی واضح صورت حال سامنے نہ آئے تو جب تک صورت حال واضح نہ ہو اس وقت تک ہم ان کا ذبح شدہ جانور نہیں کھائیں گے۔

ابن شعبان کہتے ہیں کہ : روم سے آنیوالا گوشت اور پنیر مجھے اچھا نہیں لختا؛ کیونکہ اس میں مردار کی بوآتی ہے۔

قرافی کہتے ہیں کہ : ابن شعبان کی طرف سے اظہارناپسندی کی مطلب یہ ہے کہ میرے نزدیک روم سے آنیوالا گوشت حرام ہے؛ کیونکہ رومی مردار کھاتے ہیں، اور جانور کا گلادبا کریا ڈنڈوں سے پیٹ کرائے مار دیتے ہیں "انتی"

اسی طرح ایک اور جگہ "الموسوعۃ الفقیریہ" (21/204) میں ہے کہ :

"اگر ذبح شدہ جانور اور مرداروں نوں میں ایسا زکرنا مشکل ہو تو دونوں کو ہی حرام سمجھیں گے؛ کیونکہ یہاں شک کی بنا پر دونوں حرام ہی تصور کیے جائیں گے، اسی طرح اگر کسی مسلمان نے شکار کرنے کیلئے اپنا ہتھیار پھینکا اور شکار پانی میں گر کر مر گیا اور شکار مردار میں فرق کرنا ممکن نہ رہا تو اسے کھایا نہیں جاتے گا؛ کیونکہ شکار کے بارے میں شک پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر کسی ایسے علاقے میں ذبح شدہ بکری ملے جاں پر سب لوگ ایسے رہتے ہیں جن کے ذیجے کے بارے میں شریعت نے منع بھی کیا اور کچھ کے بارے میں اجازت بھی دی ہے تو ایسی صورت میں بکری کے ذبح کرنے والے کا معلوم نہیں ہو گا تو یہ بکری کھانا حلال نہیں ہے، تاہم اگر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن کا ذبح حلال ہے تو پھر جائز ہو گا" انتی

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر ہمیں کوئی ذبح شدہ بکری ملے اور ہمیں اسے ذبح کرنے والے کا علم نہ ہو تو پھر دیکھیں گے کہ اگر علاقے میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کا ذبح حلال نہیں ہے مثلاً: جبوسی وغیرہ تو یہ بکری حلال نہیں ہو گی، چاہے وہاں کے سارے لوگ جبوسی ہوں یا چند ایک جبوسی ہوں؛ کیونکہ اس طرح ذبح کے متعلق شک پیدا ہو چکا ہے، اور ذبح کے بارے میں اصل یہی ہے کہ وہ حرام ہوتا ہے، لیکن اگر اس علاقے میں صرف مسلمان ہی ہیں تو پھر یہ بکری حلال ہو گی" انتی  
"المجموع" (9/9)

مزید کیلئے آپ ان سوالات کے جوابات بھی ملاحظہ کریں : (10339)، (11609)، (12569) اور (82444)

پنجم :

مذکورہ بالا مکمل تفصیلات کے بعد : اگر آپ کو کوئی مسلمان قصاب ملے جو گوشت بننا کر فروخت کرتا ہو، تو پھر آپ صرف مسلمانوں سے ہی گوشت خریدیں، اور دیگر تمام لوگوں سے بالکل جدا ہی رہیں، کیونکہ اپنا دین مچانے کیلئے احتیاط ضروری امر ہے خصوصاً اگر شکوک و شبہات موجود ہوں تو احتیاط کرنا زیادہ ضروری ہو جاتا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو شخص شکوک و شبہات سے نج جائے تو وہ اپنے دین و آبرو کو تحفظ دے رہا ہے)  
بخاری : (52) مسلم : (1599)

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"مسلمان کو ایسے مشکوک گوشت سے، چنانچہ چاہیے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جن چیزوں کے بارے میں تمہیں شک ہے انہیں چھوڑ کر یقینی چیزوں کو اپناہ) اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے : (جو شخص شکوک و شبہات سے نج جائے تو وہ اپنے دین و آبرو کو تحفظ دے رہا ہے، اور جو شکوک و شبہات میں ملوث ہو جائے تو وہ حرام میں ملوث ہو جاتا ہے)

اس لیے غیر مسلم علاقوں میں موجود تمام مسلمانوں کو اس مسئلے کے حل کیلئے اجتماعی طور پر بھی کوشش کرنی چاہیے، کہ وہ اپنا ذاتی ذبح خانہ بنائیں، یا کسی سلائر ہاؤس کی انتظامیہ سے یہ بات طے کر لیں کہ انہیں اسلامی طریقے سے ذبح شدہ جانور کا گوشت چاہیے، تو اس طرح ان کے مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے "انتی  
"المقتضی من فتاوی الغوزان" (4/226)

مزید کلیئے آپ سوال نمبر: (52800) اور (128597) کا مطالعہ کریں۔

وائد اعلم۔